السلام علیکم! کیا فرماتیں ہیں مفتیان کرام اس مسئلہ کے بارے میں۔

مورخہ: 20-7-18

سوال: ــ مفتی صاحب ہمارے ہاں عیدین کے موقع پر نماز عید کے لیے کچھ لوگ اپنے مساجد اور عیدگاہ کو چھوڑ کر تبلیغی مرکز میں نماز عید کیلئے جاتے ہیں۔ اسمیں ایسے حضرات بھی ہوتے ہیں جو ۲۰ سے ۲۵ کلومیٹر سفر کو طے کر کے آتے ہیں۔ مفتی صاحب اپنے مساجد و عیدگاہ کو چھوڑ کر فضیلت کی بنیاد پر مرکز میں نماز پڑھنے کے لیے آنا شرعاً کیسا ہے؟ آیا یہ اس حدیث کے ضمن میں تو نہیں آتا جسمیں ثواب کی نیت سے تین مساجد کے علاوہ سفر کرنا جائز نہیں۔ تحقیقی جواب دیکر مشکور فرمائیں۔

مستفتی!

حافظ دلاور امیر شاہ محلہ سکنہ لنڈگیر باغڈہ کوہاٹ

0334-8251826

(جواب منسلک ہے)

دارالافتاء
فتوی نمبر ۲۱۲۷/۷
مورخہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون ملہم الصواب

صورتِ مسئولہ میں تبلیغی مرکز میں اگر مسجدِ شرعی ہے اور عیدگاہ ہے، اور اس میں یہ حضرات نمازِ جمعہ وعیدین ادا کرنے جاتے ہیں یا وہاں بیانات سننے جاتے ہیں تو یہ جائز ہے، ورنہ اپنے محلہ کی مسجد میں نماز ادا کرنا اور اپنے شہر کی عیدگاہ میں نمازِ عیدین ادا کرنا مسنون ہے۔

تاہم اگر کوئی شخص اپنے علاقہ کی عیدگاہ چھوڑ کر تبلیغی مرکز میں نمازِ عید ادا کرلے، تو اسے ملامت کرنا اور عامۃ المسلمین میں انتشار پیدا کرنا درست نہیں، اس سے سخت اجتناب کرنا چاہیئے۔ نیز اس پر سوال میں ذکر کردہ اعتراض بھی درست نہیں۔

في المشكوٰة:(١٢٥)

عن أبي سعيد الخدري قال : كان النبي صلى الله عليه وسلم يخرج يوم الفطر والأضحى إلى المصلى۔في المرقاة:(الى المصلى) اى مصلى بالمدينة خارج البلد۔وفيها ايضاً:(١٢٦)وعن أبي هريرة أنه أصابهم مطر في يوم عيد فصلى بهم النبي صلى الله عليه وسلم صلاة العيد في المسجد۔

في الهندية:(١٥٠/١)

الخروج إلى الجبانة في صلاة العيد سنة وإن كان يسعهم المسجد الجامع على هذا عامة المشايخ وهو الصحيح هكذا في المضمرات۔.... واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم

محمد حسان سکھروی عفا اللہ عنہ
دارالافتاء جامعہ دارالعلوم کراچی
۲۷/محرم الحرام/۱۴۴۰ھ
۹/اکتوبر/۲۰۱۸ء

الجواب صحیح

مفتی جامعہ دارالعلوم کراچی
۲۷/محرم الحرام/۱۴۴۰ھ
۹/اکتوبر/۲۰۱۸ء

Scanned by CamScanner